عبدالستار نجم ابوالخیری

یادوں کے نقوش

پاکستان بننے سے پہلے مدرسہ ریاض الاسلام (جھنگ) میں جلسہ تھا۔ بندہ اس وقت شاید چھٹی جماعت کا طالب علم تھا۔ سٹیج پر سید مبارک شاہ بغدادی رحمتہ اللہ علیہ مع دیگر علماء تشریف فرما تھے۔ حضرت امیر شریعت تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ خطبۂ مسنونہ کے بعد ایک رکوع کی تلاوت فرمائی۔ مجمع سے اچانک ایک بوڑھا دیہاتی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ شاہ جی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ اے آلِ رسول ﷺ اولادِ علیؓ خدا کے لئے ایک رکوع اور تلاوت فرمائیں۔ حضرت شاہ جی نے سر کو ذرا جنبش دی۔ گھنگریالے بالوں نے ادھر سے اُدھر پھیل کر رعب حسن کو دو بالا کر دیا۔ مجمع سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ سن سکو گے؟ سارا مجمع پکار اٹھا۔ ضرور ضرور۔ مہربانی فرمایئے۔ حضرت شاہ جیؒ نے جھوم جھوم کر تلاوت شروع کی تو مجمع سے سسکیوں کی آواز چیخوں میں تبدیل ہو گئی۔ ایک ہندو نوجوان بھی کھڑا ہو کے تلاوت سننے لگ گیا۔ شاہ جیؒ نے چار رکوع تلاوت کئے۔ بوڑھا دیہاتی زار و قطار روتا ہوا بیٹھ گیا۔ اور اسی جگہ وہ ہندو نوجوان آ کر دست بستہ کھڑا ہو گیا۔ اور عرض کیا شاہ جیؒ مجھے مسلمان کیجئے پھر اس کی آنکھوں سے ساون کی برسات لگ گئی۔ شاہ جیؒ نے پیار بھرے لہجہ سے قریب بلا کر فرمایا کہ مسلمان کرنے والا یہ پیچھے پیر بیٹھا ہے (حضرت پیر مبارک شاہ صاحب بغدادیؒ) اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کر کے اس کا مرید بن جا۔ چنانچہ وہ پیر صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا۔ سرصاحب اسے مسلمان کرنے کے بعد اپنے ساتھ ہی رکھتے تھے۔ یہ نومسلم جب گھر گیا تو بھائیوں نے قتل کرنے کے لئے بندوق کا فائر کیا یہ دوڑ پڑا۔ وہ فائر کرتے ہوئے پیچھے دوڑتے رہے۔ یہ زخمی ہونے کے باوجود بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ ہسپتال میں زیر علاج رہا تو سارا خرچہ وغیرہ پیر صاحبؒ نے برداشت کیا۔ تندرست ہو کر حضرت پیر صاحبؒ کے ساتھ آ ملا۔ ہم نے اس کے مندمل زخموں کے نشانات دیکھے۔ واللہ اعلم وہ اب کہیں زندہ ہے یا اس دنیا سے جا چکا ہے۔

باگڑ سرگانہ نزد عبدالحکیم میں جلسہ تھا۔ حضرت شاہ جیؒ جناب میل سے ایک بجے اسٹیشن عبدالحکیم پر اترے اور سیدھے حکیم حافظ غلام قادر صاحب (جو پیر مبارک شاہ بغدادیؒ کی مسجد کے حجرے میں اپنے دواخانہ میں موجود تھے) کے پاس تشریف لائے۔ میں اس وقت ان کے پاس طب پڑھ رہا تھا۔ تمام سے معانقہ ہوا۔ حضرت استاد صاحبؒ شاہ جیؒ سے اپنی علاقائی زبان میں مخاطب ہوئے۔ "حضرت جناب میل توں لتھے ہو"۔ شاہ جیؒ نے فوراً فرمایا کہ "ہاں جناب توں لتھے آں تے جناب تے چڑھنا ہے"۔ یہ اشارہ تھا کہ بے وقت آئے ہیں کھانا بھی کھانا ہے۔ آپ کو تکلیف تو ہو گی اور جب کبھی شاہ جی حکیم صاحبؒ کے پاس آتے تھے تو وہ ہدیتہً دواء المسک، خمیرہ مروارید ی اور خمیرہ عنبری کے تین ڈبے شاہ جی کی نذر کرتے تھے۔ یہ ساری کہانی صرف ایک جملے میں سما گئی تھی۔ ساری محفل کشت زعفران بن گئی۔

بقیہ ص۲۵ پر